بسم الله الرحمن الرحيم

دعائے امام زمانہؑ

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّکَ الْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ

صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آبَائِہٖ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ

وَفِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ وَلِیّاً وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَ

دَلِیْلاً وَعَیْنًا حَتّٰی تُسْکِنَہٗ اَرْضَکَ طَوْعًا وَ

تُمَتِّعَہٗ فِیْھَا طَوِیْلاً

نوجوانوں کے جنسی مسائل اور اُن کا راہِ حل

المہدی (عج) ادارۂ تربیت اسلامی آئی ایس او پاکستان

فہرست

مقدمہ	۵
جوان اور جنسی کجروی	۷
بعض جنسی مسائل اور ان کے احکام	۱۰
نامحرم کی طرف دیکھنا	۱۰
شریعت اسلامی میں حرام نگاہ کے موارد	۱۱
میسیج کے ذریعے نامحرم عورت کے ساتھ مذاق کرنا	۱۱
آخری اور ضروری نکتہ:	۱۳
احادیث نگاہِ حرام	۱۵
حرام اور نامشروع مناظر سے چشم پوشی کے اچھے آثار	۱۶
لواط (مذکر افراد کی آپس میں بدفعلی)	۱۸
زنا	۱۹
استمناء (خود ارضائی)	۲۰
غیر آلودہ افراد کے لئے محفوظ رہنے کا راستہ اور آلودہ افراد کا علاج	۲۱
استمناء کے نقصانات	۲۲
استمناء پر قابو نہیں پایا جاسکتا	۲۵
جنسی مشکلات میں ایک بڑی غلط فہمی	۲۶
جنسی بے راہ روی سے بچنے کے دستورات اور طریقے	۲۷
پہلا قدم: اُمید	۲۷
دوسرا قدم: محکم ارادہ	۲۸
جنسی مسائل و مشکلات سے بچنے کیلئے دس قوانین	۳۱

مقدمہ

خداوند تعالیٰ کی ذات انسان کو با مقصد و با کرامت خلق فرمایا ہے تا کہ وہ اپنی زندگی کو الٰہی اصولوں کے مطابق گزار کر قربِ الٰہی وکمال انسان تک رسائی حاصل کر سکے۔ انسان کے وجود میں خدا کی ذات کی مختلف قسم کی صلاحیتوں اور غریزوں کو ودعیت کیا ہے۔ ان میں سے ایک غریزہ جنسی ہے۔ انسان جونہی بالغ ہوتا ہے اور نوجوانی کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے تو فطرتاً انسان اس خواہش کو پورا کرنے کی طرف مائل ہوتا ہے۔

اگر غریزہ جنسی کی صحیح طریقے سے رہنمائی نہ کی جائے اور اس پیاس کو مشروع اور خداوند تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق پورا نہ کیا جائے تو یہی جنسی خواہش اور رجحان نوجوانوں کی خوش نصیبی اور سعادت مندی کی بجائے بدنصیبی و بدبختی کا باعث بنتی ہے۔

ان کے مقدر کو چور چور کر دیتی ہے اور ان کی خداداد صلاحیتوں کو جو ابھی کلی کی مانند ہیں نیست و نابود کر دیتی ہے اور ان کی ذہنی صلاحیتوں کو کہ جو ممکن ہے آنے والے وقت میں ان کے لئے معاشرے کے لئے سرچشمہ افتخار بن جائے، بے کار بنا دیتی ہے۔

دوسری طرف والدین غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں، اور جوان بچے جنکے لیے زندگی کے مسائل و مشکلات یقینی اور مسلم ہیں، بے اعتنائی اور پرواہی کا شکار ہیں، یا یوں کہا جائے مشکلات کی سختی کو دور کرنے کی بجائے اسے بھلا دینا زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔

ایسے حالات میں ہزاروں بے گناہ نوجوان اس لاپرواہی، بے اعتنائی اور جہالت کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ دنیا بھر میں پورے سال ہزاروں ادارے، مختلف سیمینارز، کانفرنسز اور ان جیسے اجتماعات منعقد کرتے ہیں تا کہ سمندروں کی تہوں میں موجود

معدنیات کا پتہ لگا سکیں۔مختلف جانوروں،سمندروں، ہواؤں،طوفانوں کے رخ، رات کے وقت بیدار ہونے والے کیڑے مکوڑے اور ان جیسی چیزوں پر تو غور وفکر کی جاتی ہے اور دنیا بھر کے دانشور حضرات جمع ہوکر اسطرح کے موضوعات پر تو بحث ومباحثہ کرتے ہیں۔جبکہ جوانوں سے متعلق مسائل جو کہ اس وقت بہت زیادہ درپیش اور غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں اور دنیا والوں کے لیے قیمتی ذخیرہ کی حیثیت رکھتے ہیں زیر بحث نہیں لائے جاتے۔

آج کے جوانوں کے لیے مشکلات کی بھرمار ہے لیکن جو اہمیت جنسی مسائل کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں۔اور نہایت ہی افسوس کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ زندگی کی اس تیز رفتاری میں طولانی تعلیم کے دوران جوان لڑکے لڑکیوں کے قدموں کی لغزشوں نے یہ مسائل مزید پیچیدہ اور سخت کر دیے ہیں۔

المہدی (عج) ادارۂ تربیت اسلامی نے نوجوانوں کی ان مشکلات کے پیش نظر اس کتابچہ کو (کہ جس کا کچھ حصہ آیۃ اللہ ناصر مکارم شیرازی کی کتاب ۔۔نوجوانوں کے جنسی مسائل اور ان کا حل ۔۔ سے ماخوذ ہے) تیار کیا ہے جس میں واضح طور پر ان مشکلات اور ان کے راہ حل کی نشاندہی کی ہے۔اور ضمنی طور پر'' جنسی بے راہ روی'' اور اسکے علاج کو بیان کیا ہے۔اس کتابچہ میں بعض جنسی مسائل ان کے احکام اور خصوصی طور پر استمناء جو کہ ایک اہم جنسی مسئلہ ہے کے احکام اور اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے رہنمائی کی گئی ہے۔جسکے مطالعہ سے یقیناً تمام جوان معلومات حاصل کر سکتے ہیں، اور اس مشکل و با سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ہم خداوند کریم کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ نوجوان اس کتابچہ کے دستورات اور اصول سے فائدہ حاصل کر کے زندگی کے ان حساس مسائل کو حل کر سکیں اور تعلیم و تربیت کے سفر پر گامزن رہتے ہوئے اپنی اصلاح کر سکیں اور اصلاح معاشرہ میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ اِنشاءاللہ

❁❁❁❁❁

جوان اور جنسی کجروی

ہمارے زمانے کی بدبختی یہی ہے کہ آج کی غلط تربیت نے فساد سے بھری ہوئی کتابوں، فحش فلموں، شہوت انگیز تصاویر اور اس طرح کے دوسرے وسائل کے ذریعہ جوانوں کے جنسی مسئلہ کو بڑے خطرناک مرحلے تک پہنچا دیا ہے۔ نوجوان غیر مشروع اور ناجائز راستے سے اس غریزہ کو پورا کرنے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ حرام نگاہ، استمناء اور پھر اس سے بڑھ کر بدفعلی کے مکروہ وقبیح فعل میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

اس راہ میں قربان ہونے والے جوانوں کی تعداد کم نہیں ہے۔ اسی طرح جو افراد اس خواب سے بیدار ہونے کے بعد اپنی روح میں دردناک افسوس وندامت کا احساس لئے ہیں، بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جو عدم رہنمائی کے سبب آنے والے نقصانات کا جبران زندگی بھر نہیں کرسکیں گے۔

میں آپکی توجہ جنسی بے راہ روی کے شکار ایک نوجوان کے خط کی طرف مبذول کرواتا ہوں وہ لکھتا ہے:

میری عمر ۲۳ سال ہے اور میں ایک جوان طالب علم ہوں، جب سے میں نے بلوغ کی منزل میں قدم رکھا ہے، صحیح تربیت کے نہ ہونے اور لاعلمی کی وجہ سے ایک قسم کی جنسی کج روی کا شکار ہو گیا ہوں، اور سات سال سے اس کو مسلسل انجام دے رہا ہوں!

اور ابھی تک اس بُری عادت میں گرفتار ہوں اس کو ترک کرنے کی جتنی بھی کوشش کی کامیاب نہ ہوسکا۔ اس کے نقصانات جو میں نے کتابوں میں پڑھے ہیں اس کے علاوہ اپنے جسم میں بھی محسوس کر رہا ہوں، میری آنکھیں ضعیف ہو چکی ہیں، اعصاب کی کمزوری، خون کی کمی، جسم میں کمزوری ولرزہ، اور افسردگی نے مجھے بے چارہ بنا دیا ہے!

ایک زمانے میں مجھ میں کافی قابلیت پائی جاتی تھی، پڑھائی کرتا تھا، لیکن اس وقت میری قابلیت کم ہو چکی ہے، مطالب کو صحیح طریقے سے درک نہیں کر پاتا ہوں، لیکن زور زبردستی سے پڑھائی کو جاری رکھے ہوئے ہوں۔۔۔

جس وقت میں قلم اٹھاتا ہوں لکھنے کی طاقت نہیں ہوتی آخر کار قلم کو رکھ دیتا ہوں یہاں تک کہ جب ہاتھوں میں کچھ طاقت آتی ہے تو دوبارہ لکھتا ہوں!

مجھ میں ایمان کا ضعف بھی بڑھ گیا ہے میرا وجدان ہمیشہ مجھے سرزنش کرتا ہے۔

بے بس ہو کر کسی گوشہ میں بیٹھ جاتا ہوں دیر تک روتا ہوں آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، لیکن مجھ بیچارہ اور بدبخت کو کوئی مددگار نہیں ملتا!!!

شاید آپ یہ جاننا چاہتے ہوں گے کہ جب میں اس کے نقصانات کا مشاہدہ کر رہا ہوں تو اس کو ترک کیوں نہیں کرتا؟

اس کا جواب بھی میرے پاس ہے! آج اس کا چھوڑنا میرے لئے (تقریباً) محال ہو گیا ہے، اس لئے کہ جب اس شہوت میں تحریک ہوتی ہے تو قوت ارادہ مجھ سے سلب ہو جاتی ہے، اور جب سب کچھ ہو چکا ہوتا ہے تو پھر صرف رونا اور آنسو بہانا ہوتا ہے!۔۔۔

کبھی میں خدا سے دعا کرتا ہوں اور ائمہ (علیہم السلام) کی درگاہ میں توسل کرتا ہوں۔۔۔ لیکن جس قدر بھی التماس اور دعا کرتا ہوں اتنا ہی اس کا نتیجہ کم ہوتا ہے۔

کبھی میں سوچتا ہوں خدا اور ائمہ اطہار مجھ جیسے ناپاک افراد کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے؟! مجھ جیسے بے سہارا لوگ اس قدر بے چارہ ہیں کہ اپنا درد دل اپنے کسی عزیز سے بھی بیان نہیں کر سکتے، آخر ہم کس کا دامن پکڑیں!؟

میرے صبر کا جام لبریز ہو چکا ہے، جان لبوں پر آ چکی ہے۔ خدارا مجھ پر رحم فرمائیں، راہ نجات کی ہدایت فرمائیں، اگر طبی طریقے آپ کی نظر میں ہیں تو بھی مجھے مطلع فرمائیں، بے شک خدا آپ کو اجر دینے والا ہے۔''

یہ خط اوراس جیسے دوسرے بہت سے خطوط ہمارے جوانوں کے حالات اوران کے مستقبل کا آئینہ ہیں۔ یقیناًاس کاانکارنہیں کیاجاسکتا کہ پاکیزہ افراد جوکسی بھی غیراخلاقی بیماری یا کجروی کا شکارنہیں ہیں بہت زیادہ ہیں لیکن ساتھ ساتھ قربان ہونے والے جوانوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے۔

اگرہم اسی طرح ہاتھ پر ہاتھ دھرے اس کا تماشا دیکھتے رہےتو وہ وقت دورنہیں ہے کہ پاکیزہ افراد بھی اس نجاست میں مبتلا ہوجائیں اور جولوگ اس میں ملوث ہو چکے ہیں وہ بھی کلی طور پر ہاتھ سےنکل جائیں اورایک مجرم کی صورت اختیارکرلیں۔

❁❁❁❁❁

بعض جنسی مسائل اور ان کے احکام

نامحرم کی طرف دیکھنا

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ

''آپ مومن مردوں سے کہہ دیجئے: وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں'' (سورہ نور: ۳۰)

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ

''اور مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں'' (سورہ نور: ۳۱)

فقہی حکم:

مرد کے لئے نامحرم عورت کا جسم دیکھنا اور اسی طرح اس کے بالوں کو دیکھنا خواہ لذت کے ارادے سے ہو یا اس کے بغیر، حرام میں مبتلا ہونے کا خوف ہو یا نہ ہو، حرام ہے اور اس کے چہرے پر نظر ڈالنا اور ہاتھوں کو کلائیوں تک دیکھنا اگر لذت کے ارادے سے ہو یا حرام میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو حرام ہے۔ بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ لذت کے ارادے کے بغیر اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو تب بھی نہ دیکھے۔ اسی طرح عورت کے لئے نامحرم مرد کے جسم پر نظر ڈالنا لذت کے ارادے سے یا حرام میں مبتلا ہونے کے خوف کے ساتھ حرام ہے۔ بلکہ (احتیاط واجب کی بناء پر) لذت کے بغیر اور حرام میں مبتلا ہونے کے خوف کے بغیر بھی نہ دیکھے مگر مرد کے جسم کے ان حصوں مثلاً: سر، دونوں ہاتھوں اور دونوں پنڈلیوں پر جنہیں عرفاً چھپانا ضروری نہیں ہے لذت کے ارادے کے بغیر، نظر ڈالے اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف بھی نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

وہ بے پردہ عورتیں جنہیں اگر کوئی پردہ کرنے کے لئے کہے تو اس کو اہمیت نہ دیتی ہوں، ان

کے بدن کی طرف دیکھنے میں اگر لذت کا قصد اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں اور اس حکم میں کافر اور غیر کافر عورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے اور اسی طرح اس کے ہاتھ، چہرے اور جسم کے دیگر حصے جنہیں چھپانے کی وہ عادی نہیں کوئی فرق نہیں ہے۔

شریعت اسلامی میں حرام نگاہ کے موارد

۱) مرد کا نامحرم عورت کے بدن (چہرے اور ہاتھوں کو کلائی تک کے علاوہ [اگر ہر قسم کے میک آپ کے بغیر ہو]) کو دیکھنا، جنسی لذت کے ساتھ یا اس کے بغیر۔۔۔

۲) ہاتھوں اور چہرے کا جنسی لذت کی نیت کے ساتھ یا حرام میں مبتلا ہونے کے خوف کے ساتھ

۳) عورت کا مرد کے بدن (سوائے چہرے، گردن ہاتھ اور پاؤں پنڈلیوں تک) لذت کی نیت کے ساتھ یا اس کے بغیر

۴) چہرے، گردن ہاتھ اور پاؤں پنڈلیوں تک لذت کی نیت کے ساتھ

۵) عورت کے چہرے یا ہاتھوں پر کسی بھی قسم کی زینت یا میک اپ کے ساتھ

میسج کے ذریعے نامحرم عورت کے ساتھ مذاق کرنا

سوال: کیا اس عورت کے ساتھ، جس سے شادی کرنے کا کوئی ارادہ نھیں ہے۔SMS کے ذریعے شوخی اور مذاق کر سکتے ہیں اگرچہ یہ مذاق نازیبا اور شہوت انگیز نہ ہو؟

کیا اس طرح کا مذاق کرنا، اپنی کلاس کی لڑکیوں کے ساتھ بھی گناہ ہے؟

اس بات کو مدنظر رکھ کر کہ میرے مرجع تقلید حضرت آیۃ اللہ العظمی خامنہ ای ہیں اور میں ان ہی کی تقلید کرتا ہوں؟

جواب: چند نکات کی طرف توجہ سوال کا جواب پانے میں آپ کی مدد کرے گی۔

۱۔ انسان میں ایک طاقتور طبیعت جنسی شہوت ہے کہ اگر وہ سرکشی اور طُغیان کرے تو اس کو کنٹرول کرنا ناممکن ہے۔

۲۔ انسان میں یہ شہوانی طبیعت تدریجی طور پر ظاہر ہوکر غلبہ کرتی ہے۔قرآن مجید کی تعبیر کے مطابق شیطان قدم قدم کی سیاست کو اپنا کر مقصد تک پہنچتا ہے۔

سورہ بقرہ:

وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

''اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بلا شبہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔'' (بقرۃ:۱۶۸)

مختلف معاشروں میں واقع ہونے والے گناھوں اور جرائم کا مطالعہ کرنے اور ان کی جڑوں تک پہنچنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ جرائم ایک سادہ اور عام چیز سے شروع ہوتے ہیں۔

اسی لئے شیطانی وسوسوں کو ابتدا میں ہی اور پہلے قدم پر ہی روکنا آسان ہے۔ کیونکہ ابھی شیطنت اور شہوانی طبیعت ضعیف ہے۔لیکن اگر کوئی فرد پہلے قدم پر ہی شیطان اور شہوات کی پیروی کرلے۔تو اس نے اپنی حیثیت کو ان کے مقابلے میں کمزور کرلیا اور شیطانی طاقت اور شہوانی طبیعت کی قوت کا سبب بن گیا۔اس صورت میں ان کے ساتھ مقابلہ کرنا مشکل ہوگا۔

دوسرے الفاظ میں پرہیز کرنا ہمیشہ علاج کرنے سے بہتر ہے۔

۳۔ بلا شک! مخالف جنس کے ساتھ مذاق کرنا، اگرچہ نازیبا بھی نہ ہو، شیطان کے مسلط ہونے اور انحراف کی بنیادیں فراہم کرتا ہے۔اسی لئے اسلام، انحراف کے ساتھ مقابلہ کرتے وقت اس کی بنیادوں سے بھی روکتا ہے، مثال کے طور پر مردوں کو عورتوں کی جگہ پر (اس کے) سرد ہونے سے پہلے بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔

اذا جلست المرأة مجلسا فقامت عنه فلا يجلس في مجلسها احد حتى يبرد

''جب کوئی خاتون ایک جگہ پر بیٹھی ہو اور وہاں سے اٹھ جائے تو جب تک وہ جگہ سرد نہ ہو جائے وہاں پر مت بیٹھو۔'' (من لا یحضرہ الفقیہ: ج ۳ ص ۴۶۷)

یا عورتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ نامحرم مردوں کے ساتھ نرمی اور مہربانی نہ دکھائیں۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا

''پس تم ایسے نرم لہجہ میں بات نہ کرو کہ جس کے دل میں کوئی بیماری ہے وہ طمع کرنے لگے اور قاعدے کے مطابق (باوقار طریقہ سے) بات کیا کرو۔'' (الاحزاب، ۳۲)

نتیجہ یہ کہ نامحرم سے مذاق کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے اگر چہ نازیبا بھی نہ ہو۔

مراجع عظام کے دفتروں سے جو استفاءات اس سلسلے میں کئے گئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ مخالف جنس کے ساتھ چٹ (Chat) کرنا اور عام باتیں کرنے کا کیا حکم ہے؟

سب مراجع عظام: اگر گناہ اور فتنہ کا خوف ہوتو جایز نھیں ہے۔

۲۔ نامحرم سے مذاق کرنے کا کیا حکم ہے؟

سب مراجع تقلید: اگر جنسی لذت سے ہو یا گناہ میں پڑنے کا خوف ہوتو جائز نہیں ہے۔

(رسالہ دانشجوئی ص ۱۹۱، اور ۱۹۲)

آخری اور ضروری نکتہ

جو کچھ بیان ہوا ہے ایک کلی حکم ہے اور اس لحاظ سے مذاق کی اقسام میں فرق نہیں ہے (چٹ (Chat) یا SMS وغیرہ کے ذریعے مذاق کرنا)۔ اور نامحرم کی انواع میں بھی فرق نہیں ہے (کلاس کی لڑکی ہو یا کوئی اور) یعنی اگر نامحرم کے ساتھ مذاق میں لذت یا گناہ میں پڑ جانے کا خوف ہوتو وہ حرام ہے اگر چہ وہ نامحرم کلاس فیلو ہی کیوں نہ ہو اور یہ مذاق بھی SMS کے ذریعے ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''نامحرم کی طرف دیکھنا شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے اور بسا اوقات ایک نگاہ، طولانی مدت کی پشیمانی کا باعث بنتی ہے۔''

قرآن مجید میں ہے کہ:

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ

بَنِی أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

''اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو ان میں سے کھلا رہتا ہو۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور سسر اور بیٹیوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجیوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان نوکروں کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے بچے کہ جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور اپنے پاؤں (اس طرح سے زمین پر) نہ ماریں (کہ جھنکار کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہوجائے۔ اور مومنو! سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔'' (سورہ نور:۳۱)

اِس قرآنی آیت کی روشنی میں خواتین کا درج ذیل افراد سے پردہ کرنا واجب نہیں ہے:

شوہر، باپ، سسر، بیٹی، شوہر کا بیٹا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، خواتین، غلام، نوکر (جو عورتوں کی خواہش نہ رکھتے ہوں) اور ناسمجھ بچوں سے اسی طرح ہر مرد اور عورت پر شرعاً واجب ہے کہ وہ جنس مخالف کے ساتھ اُٹھتے، بیٹھتے، بات کرتے (معاشرت کرتے، ارتباط رکھتے ہوئے) شرعی و اسلامی اصولوں کی پابندی کریں اور ہر ایسے عمل و کردار سے پرہیز کریں جس میں شہوت کی آمیزش یا برائی یا فساد کا خطرہ ہو سے لازماً پرہیز کریں (استفتاء از رہبر)

احادیث نگاہِ حرام

ذیل میں حرام نگاہ سے متعلق کچھ احادیث مشاہدہ فرمائیں

امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے:

الْعُيُونُ مَصَائِدُ الشَّيْطَان

''آنکھیں شیطان کی شکار گاہ ہیں۔'' (مستدرک الوسائل: ج ۱۴، ص ۲۷۱)

اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

إِذَا أَبْصَرَتِ الْعَيْنُ الشَّهْوَةَ عَمِيَ الْقَلْبُ عَنِ العاقبة (غرر الحکم: ص ۳۰۵)

''جب آنکھ شہوت انگیز منظر کو دیکھتی ہے تو دل، عاقبت سے غافل ہو جاتا ہے۔''

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ نَظَرَ إِلَى عَوْرَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَوْ عَوْرَةِ غَيْرِ أَهْلِهِ مُتَعَمِّداً أَدْخَلَهُ اللهُ تَعَالَى مَعَ الْمُنَافِقِينَ الَّذِينَ كَانُوا يَبْحَثُونَ عَنْ عَوْرَاتِ النَّاسِ وَ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَفْضَحَهُ اللهُ إِلَّا أَنْ يَتُوب

''جو شخص کسی مسلمان بھائی کی شرمگاہ کی طرف نگاہ کرے گا خداوندا سے منافقین میں داخل کردے گا جو کہ لوگوں کی پوشیدہ چیزوں کی تلاش میں رہتے تھے اور اسے دنیا سے رسوا کیے بغیر آخرت کی طرف نہیں بھیجے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ۔ ج ۴، ص ۱۳)

آپ علیہ السلام ہی سے مروی ہے:

لَا يَنْظُرِ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ اخِيهِ (التہذیب ۔ ج ۱، ص ۳۸۴)

''کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے۔''

نظر کا یہ حکم براہ راست دیکھنے، آئینے کے ذریعے دیکھنے، تصویر یا ٹیلی ویژن میں دیکھنے کے لحاظ سے یکساں ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَلأَ عَيْنَيْهِ مِنِ امْرَأَةٍ حَرَاماً حَشَاهُمَا اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَسَامِيرَ مِنْ نَارٍ وَ حَشَاهُمَا نَاراً حَتَّى يَقْضِيَ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ

''جو شخص بھی نامحرم عورت کو (لذت کے ارادے سے) کو دیکھے گا تو بروز قیامت اس مرد کی آنکھوں کو دوزخ کی آگ سے سرخ کی گئی سلاخوں سے داغا جائے گا یہاں تک کہ اسی حالت میں اس کو لوگوں کے درمیان لایا جائے گا۔ پھر حکم خدا سے اس مرد کو آتش دوزخ میں پھینک دیا جائیگا۔'' (وسائل الشیعہ۔ج ۲۰،ص ۱۹۴)

مَنْ أَطْلَقَ طَرْفَهُ جَلَبَ حَتْفَه (مستدرک الوسائل۔ج ۱۴،ص ۲۷۱)

''جو شخص اپنی آنکھ کو آزاد چھوڑ دیتا ہے وہ اپنی بربادی کا سامان فراہم کرتا ہے۔''

اگر آنکھیں نیچی رکھنے میں حرام شہوت اور شر سے بچنے کے علاوہ کوئی اور فائدہ نہ ہوتا تو تب بھی کافی تھا چونکہ اس میں دل کی آسودگی ہے۔

حرام اور نامشروع مناظر سے چشم پوشی کے اچھے آثار

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا:

النَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ فَمَنْ تَرَكَهَا خَوْفاً مِنَ اللهِ أَعْطَاهُ إِيمَاناً يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ

''حرام اور نامشروع مناظر دیکھنا شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے، اسے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اسے ایسا ایمان عطا کرتا ہے جس کی حلاوت وشیرینی وہ اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔'' (مستدرک الوسائل: ج ۱۴،ص ۲۶۹)

حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں:

فإِنَّ البَصَرَ لايَغُضُّ عَن مَحارِمِ اللّهِ إلاّ و قد سَبَقَ إلى قَلبِهِ مُشاهَدَةُ العَظَمَةِ و الجَلالِ

''یقیناً انسان کی نگاہیں، نامشروع مناظر دیکھنے سے گریز نہیں کرتیں مگر یہ کہ دل، اللہ تعالیٰ کی

عظمت اور جلال کا مشاہدہ کرلے۔'' (بحار الانوار: ج ۱۰۴، ص ۴۲)
پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا:
كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غَيْرَ ثَلَاثٍ عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ عَيْنٍ فَاضَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ عَيْنٍ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ
''قیامت کے دن سب آنکھیں گریاں ہونگی مگر تین آنکھیں: پہلی وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئیں، دوسری وہ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزیں دیکھنے سے گریز کرے اور تیسری وہ آنکھ جو رات سے صبح تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہے۔'' (کافی: ج ۲، ص ۱۸۰)
حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَنْ غَضَّ طَرْفَهُ أَرَاحَ قَلْبَهُ

''جس نے اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اس نے اپنے قلب کو آسودہ کردیا۔'' (غرر الحکم۔ص ۲۶۰)
آپ علیہ السلام ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

نِعْمَ صَارِفُ الشَّهَوَاتِ غَضُّ الابصار

''شہوتوں کو دفع کرنے کیلئے آنکھیں نیچی رکھنا ہی بہترین طریقہ ہے۔'' (غرر الحکم۔ص ۲۶۰)
اگر آپ چاہتے ہیں کہ بعد میں ندامت نہ اُٹھانا پڑے تو اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ آپ علیہ السلام ہی فرماتے ہیں:

مَنْ غَضَّ طَرْفَهُ قَلَّ أَسَفُهُ وَ أَمِنَ تَلَفَه (غرر الحکم۔ص ۲۶۰)

''جو شخص اپنی آنکھیں نیچی رکھے گا اس کا غم وغصہ کم ہوجائے گا اور وہ بربادی سے بچ جائے گا۔''
آنکھیں نیچی رکھنے کا اثر ہلاکتوں سے بچنے تک ہی محدود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی طرف سے عظیم اجر و ثواب اور بخشش کا باعث بھی ہے۔
صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں:
مَنْ نَظَرَ إِلَى امْرَأَةٍ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ غَمَّضَ بَصَرَهُ لَمْ يَرْتَدَّ إِلَيْهِ بَصَرُهُ حَتَّى يُزَوِّجَهُ

اللہُ مِنَ الْحُورِ العین

''جس شخص کی کسی (غیر محرم) عورت پر نگاہ پڑے اور وہ اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف بلند کرے یا آنکھیں موند لے اور دوبارہ اس کی طرف نگاہ نہ کرے تو خداوند حورالعین کے ساتھ اس کی شادی کر دیتا ہے۔'' (من لایحضرہ الفقیہ۔ج ۳،ص ۴۷۳)

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ تَرَوْنَ الْعَجَائِبَ (مستدرک الوسائل۔ج ۱۴،ص ۲۶۹)

''اپنی آنکھیں نیچی رکھو تو پوشیدہ حقائق دیکھنے لگو گے۔''

لواط (مذکر افراد کی آپس میں بدفعلی)

فعل حرام اور گناہانِ کبیرہ میں سے ہے اور حاکم شرع کے پاس ثابت ہو جانے کی صورت میں فاعل ومفعول دونوں کے لیے قتل کی حد جاری ہوتی ہے۔ اگر عمل لواط کے مرتکب ہونے والے عاقل بالغ وآزاد ہوں (غلام نہ ہوں) ارادہ واختیار کے ساتھ (مجبور نہ ہوں) اور مسئلہ شرعی کو جانتے ہوئے اس عمل کو انجام دیں تو ان پر حد جاری ہوگی اور لواط کی حد تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت کا قتل، جلانا، پہاڑ سے گرانا، قتل کرنا ہے، جسے حاکم شرع مناسب سمجھے اور اگر اس عمل کو انجام دینے والا بغیر توبہ کے مر جائے تو اسے سخت ترین عذاب کا منتظر رہنا چاہیے۔

فقہی اعتبار سے فاعل کا (بدفعلی انجام دینے والا) مفعول (جس کے ساتھ بدفعلی کی گئی ہو) کی ماں، بہن اور بیٹی کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا اور اگر نکاح کیا ہے تو فوراً جدا ہو جائیں۔ اگر چہ وہ (مفعول) نابالغ ہی کیوں نہ ہو اور اگر دخول نہ ہو (تفخیذ) تو سو تازیانہ مارے جائیں گے۔ (توضیح المسائل مراجع، ج ۲،ص ۴۰۵ ۲)

آیت اللہ مکارم شیرازی فرماتے ہیں: یہ اتنا برا فعل ہے کہ گناہانِ کبیرہ میں سے کسی کی بھی سزا (حد) آگ سے جلانا نہیں ہے لیکن اس کی سزا آگ سے جلانا ہے۔

لواط کی قباحت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ پروردگار نے قوم لوط کو اس برے عمل کی وجہ سے بہت بڑے عذاب سے دوچار کیا۔قرآن کریم میں ذکر ہے کہ

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ۔ (سورہ اعراف: ۸۴)

''اور ہم نے اس قوم پر ایک بارش برسائی پھر دیکھو ان مجرموں کا کیا انجام ہوا۔''

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جان لو کہ لواط کی حرمت زنا سے زیادہ ہے کیونکہ خداوند نے ایک قوم (قوم لوط) کو عمل لواط کی وجہ سے ہلاک کر دیا لیکن زنا کی وجہ سے کسی کو ہلاک نہیں کیا۔''

نیز فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن لواط کرنے والے کو گردن سے پکڑ کر جہنم کے کنارے لے جایا جائے گا یہاں تک کہ خداوند مخلوقات کے حساب سے فارغ ہو جائے پھر اس کو جہنم میں ڈالا جائے گا اور جہنم کے تمام طبقات میں اسکو عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ جہنم کے آخری طبقہ تک پہنچ جائے۔''

زنا:

ارشاد خداوندی ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا

''اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔'' (اسراء: ۳۲)

لاتقربو سے دو باتیں سمجھ میں آتی ہے ایک تو یہ کہ اس گناہ کے اندر جاذبیت اس قدر زیادہ ہے کہ اس کے نزدیک جانا بھی خطرناک ہے اور دوسری یہ ہے کہ یہ اتنا برا فعل ہے کہ اس کے نزدیک بھی نہ جاؤ اور اس کے مقدمات سے بھی پرہیز کرو کیونکہ بسا اوقات ایک نگاہ ایک ٹیلیفون یا ایک خط، نامشروع کام کا زمینہ فراہم کرتا ہے۔

زِنا (مرد اور عورت کے درمیان نکاح پڑھے بغیر ہونے والے باہمی جنسی رابطے کا نام ہے):

زنا گناہ کبیرہ اور اس کی حرمت بدیہیات میں سے ہے۔صاحب جواہر کا کہنا ہے کہ زنا حرام

ہونے کے بارے میں تمام ادیان کا اتفاق ہے اور قرآن میں اس کی سخت مذمت کی گئی ہے اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو اس پر دوہرا اور ذلت وخواری کا عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے احادیث مین زنا، کسی پیغمبر کے قتل اور کعبہ ویران کرنے جیسی تعبیر کے ساتھ ذکر ہوا ہے اور اس کے دنیوی اور اخروی آثار ذکر ہوئے ہیں۔ زندگی میں برکت نہ ہونا، ظاہری نور ختم ہونا، عمر کم ہونا، فقر اور حادثاتی موت زنا کے دنیوی آثار میں ذکر ہوئے ہیں جبکہ حساب میں سختی، الٰہی غضب، جہنم میں ہمیشہ رہنا اخروی آثار میں سے ذکر ہوئے ہیں۔

فقہاء کے فتوے کے مطابق زنا صرف گواہی اور زنا کرنے والے کے اقرار سے ثابت ہوتا ہے اور میڈیکل لیبارٹری رپورٹ سے زنا ثابت نہیں ہوتا ہے۔ زنا سے مختلف فقہی احکام لاگو ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ شادی شدہ خاتون یا وہ خاتون جو عدہ میں ہے، سے زنا کرنے سے وہ عورت زنا کرنے والے پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے؛ یعنی کسی بھی صورت میں اس سے شادی ممکن نہیں ہے۔

جب بھی ایک عاقل مرد جانتے بوجھتے ہوئے غیر عورت کے ساتھ زنا انجام دے تو حکومت اسلامی پر واجب ہے کہ اس کو سو تازیانے مارے اور اگر محصن ہو یعنی شادی شدہ مرد ہو اور بیوی کے پاس جانے میں کوئی بھی شرعی یا عرفی رکاوٹ نہ ہو تو اس کو سو تازیانہ مارنے کے ساتھ ساتھ سنگسار بھی کیا جائے گا ورنہ صرف سو تازیانے مارے جائیں گے اور اس کے سر کو گنجا کیا جائے گا اور ایک سال تک اسے شہر سے نکال دیا جائے گا عورت نے بھی اگر رضایت اور اختیار کے ساتھ اس عمل کو انجام دیا ہو اور وہ بھی محصنہ ہو تو اس کو بھی دونوں سزائیں دی جائیں گی ورنہ صرف سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

استمناء (خود ارضائی)

فعل حرام اور گناہان کبیرہ میں سے ہے لیکن کفارہ نہیں ہے اور نماز اور اس طرح کی دوسری چیزوں کے لیے غسل کرنا واجب ہے اور واجب ہے کہ توبہ کرے اور اس کام سے پرہیز کریں۔

توبہ کے ذریعے اس گناہ کی بخشش ہوسکتی ہے اور مضبوط ارادہ اور ہمت سے اس سے بچا جاسکتا ہے روزے کے دوران نہ صرف استمناء حرام ہے بلکہ اس سے روزہ بھی باطل ہوجاتا ہے۔ خودارضایی اگر منی کے خارج ہونے تک نہ بھی پہنچے تو بھی حرام ہی لیکن غسل واجب نہیں ہوتا اس سلسلے میں رہبر معظم انقلاب آیت اللہ خامنہ ای سے پوچھے گئے کچھ سوالات اس طرح سے ہیں:

سوال: ایک شخص برسوں سے ماہ مبارک رمضان میں اوراس کے علاوہ بھی استمناء کا مرتکب ہوتا رہا ہے اس کی نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج۔ استمناء مطلقاً حرام ہے اوراگر منی خارج ہوجائے تو غسل جنابت واجب ہے اوراگر روزہ کی حالت میں استمناء کیا جائے تو وہ حرام چیز سے روزہ توڑنے کے حکم میں ہے۔اب اگر غسل جنابت یا تیمم کے بغیر نمازیں پڑھے یا روزے رکھے تو دونوں باطل ہیں اور دونوں کی قضا واجب ہے۔

سوال: ماہ رمضان میں روزہ دار شخص شہوت انگیز مناظر دیکھ کر مجنب ہوجائے تو کیا اس سے روزہ باطل ہوگا؟

ج۔ اگر انزال کے قصد سے دیکھا ہو یا جانتا ہو کہ ایسے مناظر دیکھے تو جنب ہوجائے گا یا اس کی عادت ایسی ہو اور پھر بھی جان بوجھ کر دیکھے تو جنابت عمدی کے حکم میں ہے یعنی قضا اور کفارہ دونوں اس پر واجب ہیں۔

غیرآلودہ افراد کے لئے محفوظ رہنے کا راستہ اورآلودہ افراد کا علاج

گزشتہ بحث میں واضح ہوگیا کہ کس طرح جنسی انحرفات اور غلط عادتیں جوانوں کو بیمار اور ناکارہ بنادیتی ہے اوران کو جنون اور ہلاکت کی منزل تک پہنچادیتی ہے۔

افسوس ہمارے دور میں بعض لوگ اس کو" زمانے کے فحش مسائل" سے تعبیر کرتے ہیں، اور بہت سے بے ہدف لکھنے والے کوشش کرتے ہیں کہ اس مسئلہ کو ایک معمولی اور غیرضروری مسئلہ شمار کریں اور کبھی کبھی بعض منحرف افراد کو خوش کرنے کے لئے اس کو جوانی کی ایک ضرورت شمار کرتے

ہیں!!

جیسا کہ ہم اور آپ جانتے ہیں کہ بعض افراد اس کو اپنانے اور ناجائز پیسہ حاصل کرنے کا ذریعہ بناتے ہیں، اور ایک دلچسپ جنسی موضوع اور ہیجان آور تصویریں تیار کرنے کے لئے زمین و آسمان ایک کر دیتے ہیں اور کسی چیز کی پروانہیں کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک رسالہ جو" زنان" (خواتین) کے نام سے نشر ہوتا ہے، لکھنے والے کے بقول ایک خبر جس نے پورے یورپ میں ہل چل پیدا کر دی تھی (اور ممکن ہے اس کے اثرات جلد ہی دوسرے براعظموں تک پہنچ جائیں) اس میں لکھا تھا کہ ایک خاتون نے کسی رسالے میں اعلان کیا کہ وہ اپنے شوہر کے لئے ایک معشوقہ کی تلاش میں ہے!!

یہ افراد اس طرح کی خبر کو (جو خود ان کی یا ان کے ساتھ کام کرنے والوں کی بنائی ہوئی ہوتی ہیں) اپنے رسالے کی تبلیغ اور اس کو شہرت دینے کے لئے نشر کرتے ہیں۔ اس طرح کی خبر کے نشر ہونے سے معاشرے کو سوائے ننگ و عار اور فساد کے کچھ نہیں ملتا ہے۔

یہ بدبختی صرف اسی میں منحصر نہیں ہے بلکہ بعض ماہر نفسیات، ماہر سماجیات اور اطباء بھی اس جنسی سیلاب کو فطری اور بے ضرر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور بعض لوگ جو اس کے غلط اور خطرناک نتائج کے تو قائل ہیں لیکن اس کی وضاحت اس طریقہ سے کرتے ہیں جس سے مسئلہ کے حل اور مبتلا افراد کی مدد کے بجائے گمراہی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ان تمام اسباب وعلل نے جنسی بے راہ روی کو اس قدر پیچیدہ، دردناک اور وحشتناک بنا دیا ہے کہ اس کی جڑوں کو اکھاڑنا اتنا آسان نہیں ہے اس کے لئے وقت، بجٹ اور دقیق پلاننگ کی ضرورت ہے۔

استمناء کے نقصانات

جوانوں کو چاہیے کہ اپنے ہوش وحواس اور عقل وخرد کے ذریعہ حقائق پر پڑے جہالت اور

گمراہی کے پردوں کو اتار ڈالیں۔حقائق، اور وہ مطالب جو انسان کو گمراہ اور اس کی فکر کو بے کار بنا دیتے ہیں، درک کرنے سے فرار نہ کریں، بلکہ غور و فکر سے کام لیں، حساس حقائق کو سمجھیں اور اس بے راہ روی کے مہلک انجام کو خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں۔

ہم اس مقام پر سب سے پہلے ڈاکٹرز، محققین اور ان افراد کے کے ثبوت پیش کریں گے جنہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ اس طرح کے مسائل کی تحقیق میں صرف کیا ہے۔اس کے بعد جنسی کجروی کے نفسیاتی اور معاشرتی اسباب کا تجزیہ و تحلیل، پھر اس عادت سے مقابلے کی راہ بیان کریں گے۔

ایک معروف ڈاکٹر اپنی کتاب میں اس مہلک عادت "استمناء" کے نقصانات کے بارے میں مختلف ڈاکٹروں کی تحریروں کی تشریح کرتے ہوئے نقل کرتا ہے: "ہوفمان" کا کہنا ہے کہ میں نے ایک جوان کو دیکھا جو پندرہ سال کی عمر سے اس بری عادت کا شکار ہو گیا تھا اور ۲۳ سال کی عمر تک وہ اس پر باقی رہا۔

وہ جسمانی ضعف کا اس درجہ دو چار ہوا کہ جب بھی وہ کتاب پڑھنا چاہتا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا اور سر میں درد ہو جاتا تھا، اور اس کی حالت ایک سرسام والے مریض جیسی ہو جاتی تھی، جس طرح ایک مست آدمی سرگرداں رہتا ہے، اس کی آنکھوں کی پتلی غیر معمولی پھیل گئی تھی، اس کی آنکھوں میں شدید درد ہوتا تھا۔

ڈاکٹر ہوچین سن (Huotchinson) کے مشاہدے بھی اس بات کو ثابت کرتے ہیں" عام طور سے تناسلی سسٹم سے مربوط بیماریاں استمناء کی وجہ سے وجود میں آتی ہیں، اور آنکھ کے اندورنی سیاہ اور دوسرے پردوں کی بیماریاں بھی اسی کا نتیجہ ہوتی ہیں"۔(غور کریں)

مذکورہ ڈاکٹر مزید اضافہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

اس بری عادت کا پہلا نتیجہ یہ ہے کہ آنکھوں کی قوت شفافیت کو ختم اور ان کے اصلی رنگ کو زایل کر دیتی ہے اور اس طرح وہ مرجھا جاتی ہیں، اس کے عادی لوگوں کے یہاں ابتدا میں ذکاوت

نابود ہوجاتی ہے ان کی شکل مرجھا جاتی ہے، آنکھوں میں نیلے رنگ کے حلقے پڑ جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے اعضاء میں سستی پیدا ہونا شروع ہوجاتی ہے۔

حافظہ کا کم ہونا، بھوک کا ختم ہو جانا، قوت ہاضمہ خراب ہوجانا، سانس لینے میں تنگی ہونا، نا قابل بیان مزاج اور اخلاق میں تغیر اور کینہ پیدا ہونا، رنج اور کدورت پیدا ہونا، ہمیشہ گوشہ نشینی اور تنہائی کی فکر، یہ سب بیماریاں جنسی کجروی میں مبتلا ہونے کا نتیجہ ہیں۔

یہ ڈاکٹر اپنی کتاب میں دوسرے مقام پر اس بات کا اضافہ کرتا ہے کہ یہ عمل خون کی کمی، جسمانی اور نفسانی قوتوں کے ضایع ہونے، سر میں درد، کانوں کی بیماری، کمر کا درد، سانس لینے میں مشکلات، قوت حافظہ کی کمی، جسم کے نحیف ہونے، کمزوری اور سستی مختصر یہ کہ بدن میں کلی طور پر کمزوری کا سبب بنتا ہے۔ اور حواس خمسہ سے نزدیکی رابطہ ہونے کی وجہ سے خصوصاً آنکھ اور کان پر زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔

اس جنسی غلط عادت سے قوت مدافعت کم ہوجاتی ہے جیسا کہ مذکورہ ڈاکٹر اس بات کی تائید کرتا ہے:

” جو افراد اس مذموم عادت کا شکار ہیں اگر کسی بڑی بیماری کا شکار ہوجائیں تو پھر وہ آسانی سے اپنے آپ کو موت کے چنگل سے نہیں بچا پاتے ہیں۔“

اس کے بعد ایک لکھنے والے کے قول کو نقل کرتا ہے:

”ایک جوان اس عادت میں گرفتار ہوگیا تھا، اس کو بخار کی ایک بیماری لاحق ہوگئی تھی، بیمار ہونے کے بعد چھٹے دن جبکہ وہ مکمل طور پر کمزور ہو گیا تھا، لیکن اپنی اس عادت سے باز نہیں آیا اور آخر کار وحشتناک موت نے اس کو گلے لگا لیا!“

اور وہ اس واقعہ کو بھی نقل کرتا ہے: ”ایک شخص جو اس منحوس عمل کا عادی تھا اور مسلسل اس کو انجام دے رہا تھا، وہ آہستہ آہستہ اپنے حواس میں شدید ضعف محسوس کرنے لگا یہاں تک کہ اس عمل نے اس کو اس قدر نحیف و کمزور بنا دیا کہ اس کی پنڈلیوں اور رانوں کا تمام گوشت ختم ہو گیا، اور

کمر درد سے ہمیشہ تڑپتا تھا لیکن وہ اپنے اس عمل سے باز نہیں آیا یہاں تک کہ اس کے جسم پر فالج کا اثر ہو گیا اور چھ مہینے بستر پر اپنی موت سے لڑتا رہا اور آخر کار موت کی آغوش میں ہمیشہ کے لئے سو گیا!'' اس عمل کی عادت خصوصا ان افراد کے لئے جن کے جسم میں کوئی زخم، یا ان کا کوئی آپریشن ہوا ہو بہت ہی خطرناک ہوتی ہے۔

مختصر یہ کہ اسی ماہر ڈاکٹر کے بقول، اس طرح کے جنسی انحرافات، میڈیکل اور مذہبی نقطہ نظر سے قابل نفرین ہیں اور انسان کے وجود کی تباہی و بربادی کا سبب بنتے ہیں اور ساتھ ساتھ روح کو بھی متزلزل بنا دیتے ہیں۔

استمناء پر قابو نہیں پایا جاسکتا؟

بہر حال اس جنسی بے راہ روی کے نقصانات اس سے کہیں زیادہ ہیں جنہیں بیان کیا گیا ہے:

اس کا ایک ہولناک خطرہ یہ ہے کہ اس عمل کی عادت پر کسی بھی طرح کنٹرول نہیں کیا جاسکتا، اس کی زیادتی انسان کے ارادے کو ہر روز ضعیف تر بنا دیتی ہے، اور افراط کی عجیب وغریب صورت پیدا ہو جاتی ہے تمام حدیں ٹوٹ جاتی ہیں۔

یہ بات صحیح ہے کہ جنسی امور میں ہر قسم کی زیادتی چاہے وہ جائز طریقہ (شادی کے ذریعے) سے ہی کیوں نہ ہو بہت سے خطرات کا پیش خیمہ ہوسکتی ہے۔ لیکن اس کو فطری اور غیر فطری طریقہ سے حاصل کرنے میں بہت بڑا فرق ہے (جس کا بیان بعد میں آئیگا) اس لئے کہ اس کو جائز اور فطری طریقہ سے حاصل کرنے کے لئے کچھ شرائط درکار ہوتے ہیں اور وہ ہر حال میں ممکن نہیں ہوتے، لیکن اس منحوس عادت کو کسی خاص شرائط کی ضرورت نہیں ہوتی ہے لہٰذا اس عادت میں مبتلا افراد کی زندگی میں ایک خطرناک شگاف ڈال دیتی ہے اور اس میں اپنی جڑیں جما دیتی ہے۔

مذکورہ بالا حقائق اور اس مسئلہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جوانوں کے جسمانی، فکری، اخلاقی، اجتماعی، اور مذہبی اقدار کی حفاظت کی خاطر توجہ کے ساتھ ان طریقوں کو اپنایا جائے جو ہم

اس خطرناک عمل سے محفوظ رہنے کے لئے ذکر کررہے ہیں۔

اس عمل میں مبتلا افراد بھی اس بات کو یاد رکھیں کہ اس عادت کو ترک کرنے کے لئے ابھی بھی دیر نہیں ہوئی، بلکہ ہر چیز سے پہلے اس کے ترک کا مصمم ارادہ کرلیں اس کے بعد غور سے ہمارے بتائے ہوئے دستورات (جن کا ذکر آنے والے صفحات میں کریں گے) پر عمل پیرا ہوجائیں، اور یقیناً ان دستورات پر عمل کرنے سے اس عادت کا ترک کرنا مشکل نہیں ہوگا۔

جنسی مشکلات میں ایک بڑی غلط فہمی

اس حساس مسئلے میں ایک غلط فہمی یہ ہے کہ بعض افراد ان متخصص ڈاکٹرز کے مقابلے میں (جنہوں نے اپنی زندگی کے کافی سال اس کے مطالعہ میں گزارے اوراس گندی عادت کے بارے میں اپنی کتابوں میں کافی کچھ تحریر کیا) اس طرح اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ: "ہمیں میڈیکل میں اس عمل کا کوئی نقصان نہیں ملا، لیکن اس کے غلط اور مہلک آثار سے اگر ڈرایا جائے تو ممکن ہے اس میں کچھ نا مطلوب آثار پیدا ہوجائیں!"

کبھی کہتے ہیں: اس عمل میں اور جنسی مباشرت میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔

بغیر تحقیق کے وجود میں آنے والے نظریات ہی ہیں جنکی وجہ سے بہت سے جوان اس نجس عادت کا شکار ہوگئے ہیں۔

اس نظریہ کا جواب باخبر اور متخصص ڈاکٹرز اس طرح دیتے ہیں:

یہ افراد اس مسئلہ کے بنیادی نکتہ سے بے خبر ہوتے ہیں: بے شمار مشاہدات کی گواہی اور اس بیماری میں مبتلا افراد کے اعترافات کی بناء پر یہ عمل انسان کی عادت میں داخل ہوجاتا ہے، جس کا انجام ہلاکت ہوتا ہے، جس سے آسانی سے دامن نہیں بچایا جاسکتا۔

ممکن ہے کوئی نشہ آور مادہ ایک بار استعمال کرنے سے نقصان نہ پہنچائے لیکن اس کی عادت ہونے کا خطرہ ساتھ ساتھ ہوتا ہے، ایسی عادت کہ جو انسان کی ہر چیز کو فنا کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔

جیسا کہ ہم ذکر کرچکے ہیں کہ اس موضوع کے ماہرین افراد کی تحریروں کے مطابق یہ منحوس

عمل انسان کواس کا عادی بنا دیتا ہے،جس سے جوانوں کو پرہیز کرنا چاہیے۔(توجہ کریں)

دوسرنکتہ: اس موضوع میں اس بات کا اضافہ کرنا مناسب ہوگا کہ اس عمل میں آلودہ ہونے کے لئے وسائل کی فراہمی بہت آسان ہے، درحقیقت وسائل کی ضرورت ہی نہیں ہے، ہرحال میں اس کوانجام دیا جا سکتا ہے، اوراس کی کوئی حد بھی معین نہیں ہے۔المیہ یہ ہے کہ یہ بیماری ۱۶ سے ۲۰ سال (جنسی تحریک کے طوفان کا زمانہ) تک کے جوانوں کو بہت جلد اپنی زد میں لے لیتی ہے،اورایک عادت کی صورت اختیار کر لیتی ہے، حالانکہ جنسی مباشرت اس کی طرح سادہ نہیں ہوتی ہے، چونکہ شوہراور بیوی خاص امکانات کے بغیراس کوانجام نہیں دے سکتے۔

جوافراداس بیماری کے نقصانات کوکم شمار کرتے ہیں وہ یقینا ”اس بیماری کے عادی ہونے“ اوراس مسئلے کے دوسرے حالات وجوانب سے آشنا نہیں ہیں۔

ورنہ اس قدر حساس حقیقت کا انکار کیونکر ممکن ہے،جبکہ اس بیماری میں مبتلا جوان ہلاکت ،جنون،کلی طور پر مفلوج اورناتوانی، کی حدتک پہنچ چکے ہیں اوراپنی ہر چیزاس کی وجہ سے گنواں دی ہے۔کیاان حساس مشاہدات کاانکارکیاجاسکتاہے؟!

حالانکہ اکثر مریضوں کا کہنا ہے کہ ہم اس عادت کے نقصانات، اورضرر سے ہرگز آشنا نہ تھے،اس لئے ان کونصیحت کرنے کا مسئلہ بھی منتفی ہے۔

جنسی بے راہ روی سے بچنے کے دستورات اورطریقے

ان حقائق کی وضاحت کے بعد، اب ہم تمام جوانوں کی توجہات کومندرجہ ذیل نکات کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ کس طرح ان جنسی مشکلات میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہا جائے اوراگر خدانخواستہ اس میں مبتلا ہو گئے ہیں توکس اطرح سے اس کا علاج کیا جائے۔

پہلاقدم: اُمید

جنسی بیماری میں مبتلا افراد پہلے مرحلہ میں اس بات کوذہن نشین کرلیں کہ یہ بیماری اپنے تمام مہلک آثار کے باوجود علاج کے قابل ہے، ڈاکٹروں اوراس میں مبتلا افراد کے بقول ،اگرصحیح

طریقے سے عمل کیا جائے تو تمام غلط عادتوں کی طرح اس کو بھی یقینی طور پر چھوڑا جاسکتا ہے۔

اس بات کی طرف توجہ رہے کہ اس کی وجہ سے جو برے آثار پیدا ہوجاتے ہیں وہ بہت جلد ختم ہوجاتے ہیں کیونکہ جوانوں کی طاقت اور نشاط، گذشتہ پریشانیوں کو ختم کردیتی ہے (میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ سب کو ختم کردیتی ہیں لیکن اکثر مشکلات کو ختم کردیتی ہے) اور جس طرح سے بچوں اور جوانوں کے جسم کے زخم بہت جلد ختم ہوجاتے ہیں اسی طرح اس برے عمل کے اثرات بھی بیدار ہونے کے بعد ختم ہوجائیں گے۔

اس بیماری میں مبتلا جوان اگر اپنی کامیابی کے بارے میں مایوسی یا تردید کا شکار ہیں تو یقیناوہ ایک بڑی غلط فہمی کا شکار ہیں چونکہ مایوسی اور تردید ان کی کامیابی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

اس بنا پر سب سے پہلا اور ضروری مسئلہ یہ ہے کہ جوان اس بات پر یقین اور بھروسہ رکھیں کہ اس بری عادت کا ترک کرنا ممکن ہے اور اس کے تمام خطرناک نتائج سے رہائی پانا محال نہیں ہے۔

اب جبکہ آپ نے پہلا قدم اٹھالیا ہے اور کامل ایمان اور امید کے ساتھ اس کا علاج کرنے کی طرف بڑھ گئے ہیں تو پھر پہلے علاج اور قانون پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوجائیں۔

دوسرا قدم: محکم ارادہ

تمام ڈاکٹر اس بات کے قائل ہیں کہ ہر عادت کے ترک کرنے سے پہلے محکم ارادہ درکار ہوتا ہے، یعنی بہت ہی مضبوط، یقینی اور محکم ارادہ۔

ممکن ہے آپ اس موضوع کو سادہ اور معمولی موضوع شمار کریں، حالانکہ ہماری نظر میں یہ اس درجہ مہم اور موثر ہے جسکا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے۔

اس عمل کے ترک کرنے کا محکم ارادہ اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ سب سے پہلے اس عمل کے تمام نقصانات اور خطرناک نتائج اور ضرر جنہیں ہم نے گذشتہ بحث میں ذکر کیا ہے، کئی بار دہرائیں، اور اس عمل کے تمام خطیر نتائج جو مبتلا اور عادی افراد کے منتظر ہیں ان کو اپنی نظر میں مجسم

بنائیں، اور غیر معمولی انسانی قدرت" جو ہر انسان میں پوشیدہ ہے" کو مدنظر رکھتے ہوئے صمیمانہ اور مستحکم ارادہ کریں۔

ہم جانتے ہیں کہ جنسی بیماری میں مبتلا بعض جوان اعتراض کریں گے کہ ''ہم میں محکم ارادے کی توانائی نہیں ہے ارادے کی قدرت ہم سے سلب ہو چکی ہے، اور ہم نے اس کو ترک کرنے کے لئے بارہا ارادہ کیا مگر پھر بھی ارادے چکنا چور ہو گئے!''

ہم آپ کے اعتراض کو اچھی طرح سمجھتے ہیں لیکن آپ ہمارے جواب کو توجہ کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کریں۔

ہم اعتراض کرنے والوں سے سوال کرتے ہیں: "کیا تم نے کبھی اپنے والدین، بھائی بہن یا کسی دوسرے محترم شخص کے روبرو اس عمل کو انجام دینے کی جرئت کی ہے؟

حتماً تمہارا جواب منفی ہوگا۔

میں آپ سے سوال کرتا ہوں کیوں؟

آپ کہیں گے: چونکہ یہ عمل شرمناک ہے!

گویا آپ کہنا یہ چاہتے ہیں کہ آپ نے یہ صمیمانہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس شرمناک عمل کو ان کے سامنے انجام نہیں دینا!۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح آپ خود کو اس عمل کے مقابلے میں بے ارادہ اور بے اختیار سمجھتے ہیں ویسے نہیں ہیں، اگر آپ بے اختیار اور فاقد الارادہ ہوتے تو ان کے سامنے اس عمل کو انجام دینے میں کوئی شرم محسوس نہ کرتے!۔

جوانوں کو چاہیے کہ اپنے اس عظیم ارادہ اور اختیار کو جس طرح اس مقام پر استعمال کرتے ہیں ہر موقع پر استعمال کریں۔ یہ سرمایہ تمہارے وجود میں پایا جاتا ہے اس سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟

اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ خدا ہر جگہ موجود ہے اور تمہارے تمام کاموں پر اس کی نظر رہتی

ہے،تم ہر جگہ اس کے حضور میں ہو،کیا یہ مناسب ہے کہ ایسے پروردگار کے سامنے اس برے عمل کو انجام دیا جائے؟!

دلچسپ بات یہ کہ عالم اسلام کے عظیم راہنما امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں ایک شخص عرض کرتا ہے: فلاں بیچارہ شخص ایک جنسی کجروی کا شکار ہوگیا ہے(اس عادت کے علاوہ کسی دوسری کجروی)اوراس میں اس کا اپنا کوئی ارادہ نہیں ہے!

آپ نے غصہ کے عالم میں فرمایا: کیسی بات کرتے ہو؟ کیا وہ شخص اس عمل کو لوگوں کے سامنے انجام دے سکتا ہے؟!

اس نے عرض کیا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ سب کچھ اس کے اپنے ارادے اور اختیار سے ہے۔

جیسا کہ بعض افراد کا کہنا ہے:"ہم نے بارہا مصمم ارادہ کیا مگر وہ ٹوٹ جاتا ہے" ہم ان لوگوں سے صاف طور پر کہتے ہیں ارادہ کے ٹوٹنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ارادے کے تمام اثرات، انسان کے وجود سے ختم ہو چکے ہیں، بلکہ یہی ٹوٹا ہوا ارادہ انسان کے دل اور روح کی گہرائیوں میں ایک ایسا اثر چھوڑتا ہے جو آخری پختہ ارادے کو گزشتہ ارادے سے محکم بناتا ہے۔(غور کریں)

آپ کے لئے ایک مثال پیش کرتا ہوں:

بسا اوقات انسان کوشش کرتا ہے کہ اپنے پیروں کے سہارے ایک پہاڑ پر چڑھ جائے یا گاڑی کے ذریعے کسی اونچائی سے گذر جائے ممکن ہے پہلی یا دوسری مرتبہ میں اور کبھی دسویں مرتبہ میں بھی کامیاب نہیں ہو پاتا، لیکن آخری بار میں وہ کامیاب ہوجاتا ہے اوراس سے گذر جاتا ہے، اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ پہلی بار میں اس نے کچھ نہیں کیا بلکہ ہر دفعہ اس کے عبور کرنے میں اس نے دشوار قدم اٹھائے اور پیچھے رہ گیا لیکن اس نے ہر دفعہ میں ایک حد تک آمادگی کو سیکھا اوراس کو محفوظ کیا، جس کے نتیجہ میں وہ باالآخر کامیاب ہوگیا۔

دانشمند حضرات کا کہنا ہے کہ ایک شعر یا نثر کے کچھ حصے کے حفظ کرنے میں ممکن ہے پہلی بار

اس کو ۵ مرتبہ دہرانا ضروری ہو، اور ممکن ہے کچھ وقفہ کے بعد اس کو بھول جائے، لیکن اب دوبارہ یاد کرنے کے لئے ۵ بار دہرانا ضروری نہیں ہے، ممکن ہے ۳ مرتبہ دہرانا کافی ہو۔ یعنی یاد کرنے کے گذشتہ کچھ اثرات انسان کی روح میں باقی رہ گئے تھے، جسکی وجہ سے دوسری مرتبہ یاد کرنا آسان ہو گیا تھا۔ لہٰذا انسانی روح سے مربوط تمام مسائل اسی طرح ہیں۔

اس لئے اگر آپ نے اب تک دس بار بھی ارادہ کر کے اس کو توڑ ڈالا ہے پھر بھی اس عادت کو ترک کرنے کے لئے ایک قوی، پختہ اور مستحکم ارادہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور اپنی تمام معنوی توانائیاں (مخصوصا ایمان کی طاقت) کو جمع کر کے اس کامیابی کو حاصل کر لیں، اور اپنے عظیم الشان راہنما علی (ع) کے اس فرمان کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ''صاحبان ایمان ایک پہاڑ کی مانند مستحکم اور ارادے میں استقامت رکھنے والے ہوتے ہیں۔''

اب جب کہ آپ پختہ ارادہ کر چکے ہیں آنے والے بقیہ دستورات پر دقت کے ساتھ عمل کریں۔

جنسی مسائل ومشکلات سے بچنے کیلئے دس قوانین

جنسی کجروی مخصوصا ''استمناء'' (Masturdation) بہت جلد انسان کو اپنا عادی بنا لیتا ہے، اور اس کی جڑیں اس قدر پھیل جاتی ہیں جس کی وجہ سے انسان ایک دن میں کئی بار اس کا ارتکاب کرنے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض مبتلا افراد نے خود اعتراف کیا ہے کہ کبھی کبھی وہ اس منزل تک پہنچ جاتے ہیں کہ بغیر کسی عمل کے محض تصور اور فکر سے مخصوص قطرات ان کے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔

لیکن اس سے کہیں خطرناک اس عادت کے مقابلے میں ناامیدی اور مایوسی ہے، اس لئے کہ ناامیدی اس بیماری میں مبتلا افراد کی کامیابی کے لئے ایک سدراہ بن جاتی ہے، اور غیر معمولی نامطلوب نفسیاتی عکس العمل ان کے وجود میں پیدا کر دیتی ہے۔

اس میں مبتلا افراد اگر اس عادت کے مقابلے میں کامیاب اور اس کے تمام اثرات کو اپنے

وجود سے نکالنا چاہتے ہیں ہرگز اس فکر کو ذہن میں نہ آنے دیں کہ یہ بیماری یا اس کے اثرات آخری عمر تک دامن گیر رہیں گے۔

مختصر یہ کہ نہایت ہوشیاری اور پختہ ارادے کے ساتھ آنے والے دستورات پر عمل کرتے ہوئے اس عادت سے مقابلے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

جو لوگ اس عادت کے چنگل سے نجات پا گئے ہیں انہیں اپنی پاکیزگی کی قدر کرنا چاہیے، اور اس کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔ اور اس راہ کے ہر شیطانی وسوسہ سے ہوشیار رہیں، اور اپنی تقدیر کو کسی بھی قیمت پر گمراہ افراد یا معاشرے کے سپرد نہ کریں۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی اس بات کا اشارہ کر چکے ہیں کہ ہر قسم کی غلط عادت منجملہ خطرناک جنسی مشکلات کا مقابلہ کرنے کی شرط "امید اور کامیابی کا اطمینان رکھنے کے ساتھ" صمیمانہ اور مستحکم ارادہ ہے۔ ایسا فولادی اور محکم ارادہ جسکا تکیہ ایمان، شرافت اور وجدان پر ہو۔

اور اگر یہ عزم و ارادہ کسی خاص سبب کی وجہ سے ٹوٹ بھی جائے تو پھر نئے سرے سے ایک نہ ٹوٹنے والا اور راسخ ارادے کی بنیاد ڈالیں اور اسی امید اور ایمان کے ساتھ اپنے ارادے کی تجدید کریں۔ اس لئے کہ ان شکستہ ارادوں کے باقی رہ جانے والے اثرات جس وقت جمع ہو جائیں گے اپنی تاثیر ضرور دکھائیں گے۔

مسلم طور پر اگر یہ مصمم ارادے ٹوٹنے سے رہ جائیں تو بہت جلد اس بدترین عادت کے تمام منفی آثار انسان کے جسم و روح سے نکل جائیں گے۔

یہ بات واضح ہے کہ اگر یہ لوگ اپنے خدا سے رابطہ برقرار کرلیں اور اپنے پورے وجود اور اس کے ہر ذرہ کے ساتھ اس سے مدد کا مطالبہ کریں، اس کے لطف کی امید کریں یقینا ایمان کے سائے میں بہت جلد نتیجہ حاصل کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ خدا کی ذات نے وعدہ کیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد:۷)

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔''

اب جب کہ ان مراحل کو طے کرلیا ہے، مندرجہ ذیل امور کا دقت سے استعمال کریں:

شاید یہ امور بعض افراد کی نگاہ میں بہت سادے ہوں لیکن ان پر عمل کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان کے اثرات معجزے کی مانند ہیں۔

۱۔ ہر طرح کی مصنوعی جنسی تحریک سے پرہیز کرنا:

اگر جوان اس انتظار میں ہیں کہ ہر شب سنیما یا ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر شہوت سے بھری فحش فلمیں دیکھیں، اور ہر روز اپنے مہم وقت کا کچھ حصہ عشقیہ ناول پڑھنے اور گمراہ کرنے والے رسالوں میں شہوت انگیز تصویریں دیکھنے میں صرف کریں اور گلی کوچوں میں برہنہ عورتوں اور لڑکیوں پر نگاہ ڈالیں اور ان تمام کاموں کے ساتھ کسی طرح کی برائی سے دوچار نہ ہوں! یہ یقینا ایک بڑی غلط فہمی ہے۔ جبکہ حکم خداوندی ہے:

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ۔ (نور:۳۰)

''آپ مومن مردوں سے کہہ دیجئے: وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کو بچا کر رکھیں، یہ ان کے لیے پاکیزگی کا باعث ہے، اللہ کو ان کے اعمال کا یقینا خوب علم ہے۔''

اس طرح کی مصنوعی تحریکات جن کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے، جوانوں کو ان کی زندگی کے بنیادی مسائل سے جدا کر دیتی ہے اور شدت اور طغیانی کے ساتھ جنسی مسائل کی طرف کھینچ لیتی ہیں۔

دن رات بے چینی کی حالت اور دائمی غصہ کی کیفیت ان کے تمام وجود پر سایہ فگن ہو جاتی ہے جو اس کے نامطلوب آثار ہیں۔

یہ دائمی تحریکات ان کی زندگی کے بہترین حصہ ''یعنی جوانی کے دور'' کو برباد اور ان کے اعصاب (پٹھے اور رگوں) کو خراب کر دیتی ہیں۔

تمام جوان! خصوصا وہ افراد جو جنسی عادتوں کا شکار ہیں انہیں چاہیے کہ شدت کے ساتھ ان

امور سے اجتناب کریں، فلمیں نہ دیکھیں، اور اس طرح کے ناولوں کو مت پڑھیں، اور چوری چھپے ایسے عمل انجام دینے سے پرہیز کریں، اپنی فکر کو اس طرح برباد نہ کریں اور اپنے طاقتور اعصابی سسٹم کو دائمی ہیجان سے ضعیف نہ بنائیں۔

۲۔ اپنے پورے وقت کو مختلف کاموں میں مصروف اور منظم کرنا:

جوانوں کو چاہیے کہ اپنے مولا امام علی علیہ السلام کی وصیت کہ جو انہوں شہادت سے پہلے اپنے بیٹے امام حسن و حسین علیہما السلام کو کی، پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو تقوی اور نظم وضبط کا عادی بنائیں۔

اُوصِيْكُمَا وَجَمِيْعَ وَلَدِيْ وَاَهْلِيْ وَمَنْ بَلَغَهُ كِتَابِيْ بِتَقْوَى اللهِ وَنَظْمِ اَمْرِكُمْ

''میں تم دونوں کو، اپنی دوسری اولادوں کو، اپنے کنبے کے افراد کو اور جن لوگوں تک میرا یہ نوشتہ پہنچے، اُن سب کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا اور اپنے امور کو منظم رکھنا۔''

جوانوں کو چاہیے کہ حتمی طور پر اپنے تمام شب و روز کے اوقات کو اس طرح منظم کریں کہ ایک گھنٹہ بھی بیکار اور پروگرام سے خالی نہ ہو۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ صرف پڑھائی کرتے رہو یا مسلسل کام کرتے رہو بلکہ اگر تفریح اور ورزش بھی کرنا چاہتے ہو تو وہ بھی پروگرام کے تحت ہونا چاہیے، ایک گھنٹہ بھی پروگرام سے خالی نہ رہنے پائے۔

ممکن ہے کہ کوئی جوان بے کار ہو اور کام تلاش کر رہا ہو۔لیکن اسی حالت میں اپنے دن رات کے خالی وقت کا پروگرام بنائیں، چاہے وہ تفریح ہو یا مطالعہ ہو، آرام ہو یا کوئی دوسری سرگرمی۔

ہاں اگر جوان اپنے وقت کو پروگرام کے تحت کچھ زیادہ منظم کرلیں اس طرح کہ ایک لمحہ کے لئے بھی ان کی فکر بے کار نہ رہے تو زیادہ بہتر ہوگا، اس لئے کہ فکر کا مصروف رہنا اس عادت بد کو ترک کرنے میں زیادہ فائدے مند ثابت ہوگا۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیگریٹ کے عادی لوگ چھٹی کے دنوں میں کام کے ایام کی بانسبت

زیادہ سگریٹ پیتے ہیں، یہ فرق اسی اثر کا نتیجہ ہے جو فکر اور اعصاب کو مثبت کاموں میں مصروف کرنے کے ذریعہ نامعقول اور نقصان دہ کاموں سے روکتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ غلط جنسی عادتوں میں گرفتار لوگ اگر اپنے تمام وقت کو ایک منظم پروگرام کے تحت مشغول نہ کریں تو اس عادت کو آسانی سے دور نہیں کر سکتے ہیں۔ اس طرح کے پروگرام کی تشکیل یقینی طور پر اس عادت کو ترک کرنے اور اس کے سبب پیدا ہونے والی اکثر مشکلات کے دور کرنے کے لئے نہایت موثر اور سودمند ثابت ہوتی ہے۔

ان افراد کے پاس اپنی مصروفیت کے علاوہ جتنا بھی اضافی اور خالی وقت پایا جاتا ہے اس کو کھیل کود، مختلف ورزش یا کھلی فضا میں چہل قدمی سے مخصوص کر دیں، تاکہ اپنی کھوئی ہوئی سلامتی کو دوبارہ حاصل کر سکیں، اور ساتھ ساتھ جسمانی اور فکری توانائی بھی اس حصہ سے مختص ہو جائے گی۔

جس طرح حرکت اور ورزش ان کے لئے فائدہ بخش ہے اسی طرح کنارہ کشی اور گہری فکر بھی زہر کی طرح قاتل ہے جس سے ہر قیمت پر ان کو دور رہنا ہے۔

اس نصیحت کو فراموش مت کریں اور اس کے معجز نما اثرات کا ضرور مشاہدہ کریں۔ دن بھر اس قدر ورزش کریں کہ رات میں جب بستر پر جائیں تو فوراً گہری نیند کی آغوش میں چلے جاؤ، اس طرح آپ لاحق ہونے والے خیالات وافکار کے تمام شر اور نقصانات سے محفوظ ہو جائیں گے۔

اس مسئلہ میں کامیاب رہنے کے لئے اپنے تمام خالی وقت کو صحیح و سالم سرگرمیوں میں مصروف رکھیں، اپنے دوستوں کی مدد سے صحیح پلاننگ کے ساتھ اپنے اوقات کو منظم کریں۔

یہ سرگرمیاں اختیار کی جا سکتی ہیں:

- جسمانی ریاضت کریں چاہے اکیلے یا کسی گروہ کے ساتھ۔
- تازہ اور کھلی فضا میں چہل قدمی کریں۔
- اچھی اور مفید کتابوں کا مطالعہ کریں۔
- گھر میں پودوں کی دیکھ بھال یا کلی طور پر کھیتی باڑی کے کام انجام دیں۔

- اپنے روزمرہ کے کاموں کوخودانجام دیں۔
- اشعار کی جمع آوری۔
- تصویروں اورٹکٹ کا جمع کرنااوراس جیسے دوسرے امورکوانجام دینا۔
- مختلف انجمنوں اورعلمی یااخلاقی کانفرسوں میں شرکت کرنا۔

۳۔ ورزش کی طرف خاص توجہ:

یہ بات معروف ہے کہ ورزش کرنے والے افرادکوجنسی امور سے لگاؤ بہت کم ہوتا ہے،اس لئے کہ ورزش، ذہنی وجسمانی انرجی کو بڑی مقدار میں اپنے آپ سے مخصوص کرلیتی ہے،اور فطری طور پردوسرے باقی مسائل میں کم ہوجاتی ہے۔

اس بنیاد پر جنسی تحریکات کے طوفان کوروکنے کے لئے جوانوں کوورزش کے مختلف انواع و اقسام کے پروگراموں کاانتخاب کرناچاہیے۔

اس بری عادت کے شکار غالبا کنارہ کش، گوشہ نشین، غیر متحرک اور خاموش افراد ہوتے ہیں ،اوریہی کنارہ کشی اور گوشہ نشینی ان کی بیماری میں شدت پیدا کردیتی ہے۔اگر یہ لوگ اس عالم سے باہرآجائیں اوراپنی زندگی میں مزید تحرک پیدا کرلیں،یقینی طور پران کی حالت میں بہتری پیدا ہو سکتی ہےاوراس عادت سے چھٹکارامل سکتا ہے۔

اس لئے کہ معمولا ان لوگوں کے جسم میں ضعف اوراعصاب کی کمزوری پائی جاتی ہے۔ مختلف اورمناسب ورزش ان کے اعصاب کی تقویت کے لئے نہایت موثر ہے۔

رہبر معظم انقلاب نے نوجوانوں کونصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تین چیزیں طلب علم،تزکہ نفس اورورزش وتفریح جوانوں کی ترقی کےاہم اسباب ہیں۔

۴۔ ایک عادت کودوسری عادت کاجانشین ہوناچاہیے:

ماہرین نفسیات کا کہنا ہے:بری عادت ترک کرنے کے لئے اچھی عادت کا تلاش کرنا

ضروری ہے تاکہ اس کو بری عادت کا جانشین بنایا جائے۔

مثلاً جو لوگ جوا کھیلنے کے عادی ہیں حالانکہ وہ اس کے تمام نقصانات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں، اس کے باوجود وہ اس کو نہیں چھوڑتے ہیں، ان کے بقول جب جوے کا وقت ہوتا ہے وہ نہیں جانتے کہ کون سی طاقت ان کو ایک قیدی کی طرح اس طرف لے جاتی ہے اور ان کی عقل و وجدان بھی اس کے سامنے بے بس ہوجاتے ہیں؟! اس طرح کے افراد جو اس بری عادت کے شکار رہتے ہیں وہ اپنے اس وقت کو مناسب کھیل (ایک سالم کھیلوں کا مقابلہ) کا جانشین بنائیں تاکہ یہ اچھی عادت اس کی جگہ آجائے۔

گویا اس وقت میں جو خاص طاقت اس عادت کی تحریک میں پیدا ہوتی ہے اس کا رخ اس اچھی عادت کی طرف موڑ دیا جائے، اور اس کے نامطلوب ردعمل بھی سامنے نہ آنے پائیں۔ (غور کریں)۔

جنسی غلط عادتوں کے مقام میں بھی عین اسی وقت جب اس کی تحریک جوانوں میں پیدا ہوتی ہے ایسے پروگرام کو وقت سے پہلے تلاش اور اس پر عمل کیا جائے جیسے علمی اور ورزشی مقابلہ، یا کوئی دلچسپ ورزش، پہاڑوں پر گھومنا، گھڑسواری وغیرہ۔۔۔ان کاموں کو اس قدر مسلسل انجام دیا جائے کہ یہ بری عادت کی جانشین بن جائیں۔

۵۔ ہر حال میں تنہائی سے پرہیز:

ایسے افراد کو بغیر کسی قید و شرط کے تنہا رہنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

ہرگز اکیلے نہ رہیں، گھر میں بھی تنہا نہ رہیں، رات کو کمرہ میں اکیلے نہ سوئیں، خلوت میں مطالعہ کے لئے اکیلے نہ جائیں۔

کسی جگہ پر صرف تنہائی کا احساس ہوتے ہی فوراً وہاں سے باہر نکل جائیں۔

اس طرح کے لوگ اس نکتہ کو کبھی فراموش نہ کریں کہ جیسے ہی اپنے آپ میں گذشتہ عادت کی پہلی تحریک کو محسوس کریں فوراً کسی دوسرے کام میں مصروف ہوجائیں۔

ہر جوان کی فکر میں اس بری عادت کو پروان چڑھانے کے لئے تنہائی بہترین اور کامل راستہ ہے لہذا جو جوان بھی اپنی خوش بختی، سلامتی اور استمناء کے خطروں سے بچنے کا خواہاں ہے اسے تنہائی سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اور اگر تم تنہا ہو تو اس چیز کو مت بھولو کہ تم مخلوقات سے اپنے کاموں کو چھپا سکتے ہو لیکن خدا سے نہیں کیونکہ خدا کی ذات کیا فرما رہی ہے۔

يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا۔

''یہ لوگ (اپنی حرکتوں کو) لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں چھپا سکتے اور اللہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ لوگ اللہ کی ناپسندیدہ باتوں میں رات کو تدبیریں سوچتے ہیں اور اللہ ان کی تمام حرکات پر احاطہ رکھتا ہے۔'' (نساء:۱۰۸)

۶۔ پہلی فرصت میں شادی:

ان افراد کے پاس اگر امکانات موجود ہیں تو پہلی فرصت میں شادی کریں، یہاں تک کہ اگر ان کے پاس صرف عقد شرعی (نکاح) کرنے کے وسائل ہوں تو اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور خداوند تعالی کی ذات پر بھروسہ کریں کہ۔

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللهُ مِن فَضْلِهِ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

''اور تم میں سے جو لوگ بے نکاح ہوں اور تمہارے غلاموں اور کنیزوں میں سے جو صالح ہوں ان کے نکاح کر دو، اگر وہ نادار ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا اور اللہ بڑی وسعت والا، علم والا ہے۔'' (نور:۳۲)

مختصر یہ کہ شادی اس جنسی بے راہ روی سے مقابلہ کرنے کے لئے قابل دید تاثیر رکھتی ہے۔ اگر ہم بے جا توقعات اور معاشرتی رکھ رکھاو کو چھوڑ دیں تو شادی نہایت ہی سادہ اور آسان امر ہے۔ لیکن افسوس کہ غلط رسم ورواج اور غلط بندشوں نے ہر طبقے (پڑھے لکھے اور جاہل لوگوں)

کے ہاتھ پیروں میں زنجیریں ڈال دی ہیں۔

بعض جوان عام طور پر شادی کرنے سے ڈرتے ہیں۔ البتہ یہ وحشت مکمل طور پر بے بنیاد ہے اس لئے کہ تمام انسانی اوا اسلامی قوانین پر عمل پیرا ہونے سے غلط عادتیں بھی آسانی سے چھوٹ جاتی ہیں اور شادی کے تمام مراحل میں بھی وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

۷۔ اپنے نفس کو تلقین:

''تلقین'' (یعنی خود کو آگاہ کرنا یا سمجھانا) اس عادت سے مقابلہ کرنے میں بہترین کردار ادا کرتی ہے۔

اس عادت میں مبتلا افراد کو چاہیے کہ مسلسل خود کو تلقین کرتے رہیں کہ وہ اس غلط عادت کے ترک کرنے پر مکمل طور پر قادر ہیں۔

کیونکہ تلقین اس بیماری میں مبتلا افراد کے لئے بہت قوی اور سریع اثر رکھتی ہے، جیسا کہ ایک ماہر نفسیات (ڈاکٹر ویکٹور پوشہ فرانسی) کہتا ہے: "اس تلقین کو مندرجہ ذیل صورت میں چند روز تک مسلسل انجام دیں" ہر دن سکون واطمینان کی جگہ بیٹھ کر جب اس کا ذہن ہر فکر سے خالی ہو تو اپنی فکر متمرکز کر کے ان جملوں کی تکرار کرے: "میں اس عادت کو اپنے سے مکمل طور پر دور کر سکتا ہوں، میں اس بات پر قادر ہوں"! اس سادہ تلقین کی تکرار انسان کی روح کی تقویت اور اس عادت بلکہ ہر عادت کے چھوڑنے کے لئے عجیب وغریب تاثیر رکھتی ہے (اگر آپ چاہیں تو آزما سکتے ہیں)۔

اس کے علاوہ ارادے کی تقویت کے لئے کتابوں کا مطالعہ کریں، کافی کتابیں جو شخصیت کے رشد واستحکام اور ارادے کی تقویت کے موضوع پر لکھی گئی ہیں موجود ہیں۔ تاہم اس بات کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ تمام افراد جو اس عادت یا ہر بری عادت کے ترک کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں ان کا اعتراف ہے کہ اس راہ کا سب سے پہلا قدم ''مصمم ارادہ'' ہے۔

۸۔ مکمل پرہیز:

اس علاج کے دوران گمراہ اور اس بیماری میں مبتلا افراد کی معاشرت اور ہم نشینی سے کلی طور پر

اجتناب کیا جائے ،جیسے کسی وبا میں مبتلا افراد سے فرار کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ اس عمل کے وحشتناک اور مہلک نتائج سے لا پروانہ رہیں، اور وسوسہ پیدا کرنے والی باتوں پر کان نہ دھریں۔

اس بیماری میں مبتلا غلط ساتھی اس راستہ کو جاری رکھنے کے لئے عجیب وغریب کردار ادا کرتے ہیں جو خود گناہ کا احساس نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو اس بدبختی کا شکار کرنا چاہتے ہیں اور اپنی غمگین کہانی میں انکو شریک بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔اس لئے وہ اس عمل کو ایک لطف اندوز اور بے ضرر عمل ثابت کرنے کی سعی کرتے ہیں۔لیکن سمجھدار جوان ان کے بچھائے ہوئے شیطانی جال میں کبھی نہیں پھنستے۔

۹۔ عام قوت اور کھانے کی طاقت:

کامل اور سالم غذا، جسمانی طاقت دینے کے علاوہ جوانوں کو اس عادت سے جوان کے اعصاب کی کمزوری کا سرچشمہ ہے یا خود اعصاب کی کمزوری کا سبب ہے، ایک عجیب تاثیر عطا کرتی ہے۔

ٹھنڈے پانی سے نہانا (موسم کو مدنظر رکھتے ہوئے) اس طرح کے افراد کی بہت مدد کرتا ہے۔

اسی طرح ان کو چست لباس (جو مصنوعی تحریک کا باعث بنتے ہیں) پہننے سے پرہیز کرنا چاہیے۔اس طرح کے لباس اصولی طور پر جوانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور کبھی کبھی جسم کے فطری رشد ونمو کے لئے مضر اور خطرناک ہوتے ہیں،اس کے علاوہ وسوسہ اور تحریک جنسی کا سبب بنتے ہیں۔

۱۰۔ ایمان اور عقیدے کی طاقت کا سہارا

ایمان اور عقیدے کی طاقت ایسے لوگوں کی بے حد معاون و مددگار ثابت ہوتی ہے۔اور ان کو اس عادت کے چنگل سے چھٹکارا دلاتی ہے۔

اس طرح کے افراد اپنے آپ کو بارگاہ رب العزت میں ذلیل اور مردود شمار نہ کریں، بلکہ ہمیشہ خداوند متعال کے لطف کے امیدوار رہیں، خداوند تعالی کی ذات کو کبھی فراموش نہ کریں اور اس ذات اقدس سے کبھی غافل نہ ہوں، نماز کے وقت اور نماز کے بعد اپنے سر کو سجدے میں رکھ کر

اپنے مہربان اور معاف کرنے والے خالق کے ساتھ راز و نیاز کریں، اپنے مکمل قلبی انہماک اور اپنے وجود کے تمام ذرات کے ساتھ اس کی بارگاہ میں توسل کریں اور اس بدبختی سے نجات کی دعا کریں، یقین رکھیں اگر کوئی جوان اس طرح خدا کی بارگاہ سے مدد طلب کرے تو اس کی ضرور مدد کرے گا، اور زندگی کی اس جنگ میں کامیابی اس کے قدم چوم لے گی۔ جس طرح بندگان خاص خدا نے اپنے خالق کے ساتھ تعلق قائم کر کے زندگی میں کامیابیوں کے زینوں کو طے کیا جس طرح ایک مثال شہید مصطفی چمران کی ہے کہ جن کی جوانی کے بارے میں یوں نقل ہوا ہے کہ:

شہید چمرانؒ عہد و پیمان اور وعدے کے سخت پابند تھے۔ وعدہ خلافی کرنا ان کے لئے نہایت دشوار تھا جب چمرانؒ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے امریکہ جا رہے تھے تو آپ کی ماں پریشان تھیں کہ ان کا بیٹا امریکہ جیسے ملک جا رہا ہے جہاں سب سے پہلے دین، اخلاق اور ایمان کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ آپ کی ماں نے تہران ائیر پورٹ پر چند جملے نصیحت کر کے انہیں رخصت کیا۔ ''میرے مصطفی میں نے تمہیں پالا، میں نے جان و دل سے تمہاری پرورش کی ہے اب جبکہ تم جا رہے ہو میں تجھ سے کچھ نہیں چاہتی اور نہ ہی کسی چیز کی تم سے توقع رکھتی ہوں میں صرف ایک نصیحت کرتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ۔۔ خدا کو کبھی فراموش نہ کرنا'' ماں کی اس پر خلوص نصیحت نے چمران کو جگہ جگہ پر سہارا دیا ان کو دین، اخلاق اور انسانیت کی ڈگری سے دور نہیں ہونے دیا، امریکہ، مصر اور لبنان میں کئی طرح کے نشیب و فراز والے بائیس سال گزارنے کے بعد جب شہید چمرانؒ ایران واپس لوٹے تو اسی تہران ائیر پورٹ پر اپنی ماں سے خطاب کرتے ہوئے لکھا: (اسی مقام پر ان کی ماں نے انہیں خدا کو فراموش نہ کرنے کی نصیحت کی تھی لیکن اب وہ اس دنیا میں نہیں تھیں) ''اے ماں! میں بائیس سال کے بعد اپنے پیارے وطن لوٹ رہا ہوں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس طویل عرصہ میں، میں نے ایک لمحہ کے لئے بھی خدا کو فراموش نہیں کیا۔ ماں! خدا کا عشق میرے وجود کے تانے بانے کے ساتھ اس قدر مل گیا ہے کہ اب زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے بغیر گزارنا ممکن نہیں۔ ماں میں خوش ہوں لیکن اس لئے نہیں کہ ایک طویل عرصہ بعد وطن لوٹ رہا ہوں

بلکہ اس لئے کہ ہمارے زمانے کا ایک بڑا طاغوت شکست کھا گیا ہے ظلم وفساد کی جڑیں کٹ گئی ہیں اور آزادی واستقلال کی ہوائیں چلنے لگی ہیں۔''

اس کے علاوہ ہر جگہ اور ہر حال میں خدا کو حاضر وناضر سمجھنا چاہئے اور کبھی بھی اپنے آپ کو اس بات کی اجازت نہ دیں کہ اس کے سامنے غلط کام انجام دیں۔ اور ایسی کامیاب شخصیات کو اپنا آئیڈیل بنائیں جنہوں نے پاکیزہ زندگی گزاری ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ اگر اس بیماری میں مبتلا حضرات مذکورہ قوانین پر دقت کے ساتھ ایک مہینہ تک عمل کریں تو منحرف راستہ سے نجات حاصل کرلیں گے۔ خداوند تعالی کی ذات سے کبھی ناامید نہ ہوں وہ گناہوں کا معاف کرنے والا اور ہماری ہدایت کرنے والا ہے۔

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللهِ ۚ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

''کہہ دیجئے: اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، یقینا اللہ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے، وہ یقینا بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔'' (زمر: ۵۳)

❁❁❁❁❁